علماء کا قتل .... لمحہ فکریہ

وطنِ عزیز پاکستان میں گزشتہ چند برسوں سے علماء، دینی طالب علموں اور کارکنوں کو ایک منظم منصوبہ بندی سے قتل کیا جارہا ہے۔ گزشتہ تین چار مہینوں میں ایسی ہی ظالمانہ کارروائیوں کی شدید لہر نے ہر محبِ وطن شہری کا دل زخمی کر دیا ہے۔

۱۹ ستمبر کو کراچی میں مولانا انیس الرحمن درخواستی کو سرِ بازار فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔

۱۹ اکتوبر کو ملتان میں منعقدہ "دعوتِ اسلامی" کے تبلیغی اجتماع میں چار دینی طالب علموں کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔

۲ نومبر کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مفتی عبدالسمیع، اور ان کے ڈرائیور محمد طاہر کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ شقاوت کی انتہا یہ ہے کہ فائرنگ کے بعد ویگن پر آتش گیر مادہ پھینک کر آگ بھی لگائی گئی۔

۵ نومبر کو جمیعت علماء اسلام (س) پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری جناب ندیم اقبال اعوان ایڈووکیٹ کو ان کے چیمبر (حاصل پور) میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔

مولانا انیس الرحمن درخواستی کے قاتلوں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ دعوت اسلامی ملتان کے اجتماع میں جامعہ خیر المدارس ملتان کے دو، اور دارالعلوم کبیر والا کے دو معصوم طالب علموں کے قاتل بھی حکومت کی گرفت سے باہر ہیں۔ حکومت، "معلوم" مصلحتوں کا شکار ہو کر ابھی تک جائے واردات سے پکڑے جانے والے ملزموں سے کچھ بھی نہیں اگلوا سکی۔ نتیجہ صفر ہے۔ سانحۂ بنوری ٹاؤن میں شہید ہونے والے علماء انتہائی معتدل اور تعلیمی و تدریسی مشاغل میں زندگی بسر کرنے والے تھے۔ ان کے قاتل بھی حکومت سے زیادہ مضبوط ہیں، اسی لیے نامعلوم ہیں۔ ندیم اقبال اعوان کے قاتل واردات کے فوراً بعد پکڑے گئے اور انہوں نے اپنے اقبالی بیان میں (اخبار کے مطابق) بتایا کہ ...."وہ اس واقعہ کے بعد خیر پور ٹامیوالی کا رخ کرنے والے تھے اور یہاں کے ہمدانی سادات کے چند افراد کو قتل کرنے کا منصوبہ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور سے خصوصی طور پر اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے آئے تھے" لیکن ابھی تک ان ملزموں کے خلاف تفتیشی اور عدالتی کارروائی سرد مہری کا شکار ہے۔

اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ پاکستان میں علماء اور دینی کارکنوں کو کون قتل کر رہا ہے؟ حکومت، شہریوں سے زیادہ باخبر ہے۔ آخر وہ کونسی ترجیحات ہیں جو قاتلوں کو گرفتار کرنے اور انہیں سزا دینے میں رکاوٹ ہیں۔؟ ایرانی کیڈٹوں کے قاتل تو چند روز میں "باقاعدہ تلاش" کر کے گرفتار کر لیے گئے اور تفتیشی کارروائی شروع کر دی گئی۔ مگر اپنے ہی ہم وطن علماء، طلباء اور عام شہریوں کی تڑپتی لاشیں لاوارث

دے دی گئی ہیں۔ ہمارا دیانت دارانہ تجزیہ ہے کہ پاکستان میں مذہب اور سیاست کے نام پر جتنی قتل و غارت گری ہوئی ہے یا ہو گی وہ سب امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کا اہم حصہ ہے۔ توہین رسالت، توہین صحابہ، حدود اللہ پر بحث و تنقید، ارتداد اور توہین رسالت کی شرعی سزا پر عیسائیوں کا احتجاج .....اور پھر، کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ کی حمایت میں پاکستان کے نام نہاد لبرل دانشوروں اور صحافیوں کی خود مذمتی کی شرمناک روش...... یہ تمام طے شدہ منصوبہ ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے ہمارے لادین حکمران، سیاستدان، بیوروکریٹ اور مختلف شعبوں میں موجود ان کے گماشتے "امریکی کولہو" میں بلا اجرت جتے ہوئے ہیں۔ امریکہ دنیا بھر میں اسلامی تحریکوں اور دینی قیادتوں کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ...... ترکی میں دینی مدارس اور دینی تحریکیں زیر عتاب ہیں۔ الجزائر میں ووٹ کی طاقت سے جیتنے والا "اسلامک سالویشن فرنٹ" اقتدار سے محروم اور قیادت جیل میں ہے۔ مصر میں دینی کارکنوں اور تحریکوں پر بے پناہ مظالم، افغانستان میں عدم استحکام، کشمیری مسلمانوں پر مظالم، بوسنیا کے مسلمانوں کے مقابلہ میں سرب عیسائیوں کی مدد اسی حقیقت کے شواہد ہیں۔ پاکستان امریکہ کا مستقل مورچہ بن چکا ہے۔

ہمارے حکمرانوں سے جن خطوط پر کام لیا جارہا ہے وہ مختصراً یہ ہیں۔

۱۔ دینی مدارس پر قبضہ کر کے دینی تحریکوں کے ان مضبوط مراکز کو تباہ کر دیا جائے۔

۲۔ یہ ممکن نہ ہو تو مدارس کے نصابِ تعلیم کو مشرف بہ امریکہ و برطانیہ کیا جائے۔

۳۔ اس میں ناکامی ہو تو فرقہ وارانہ تصادم پیدا کیا جائے۔اس کے لئے آدمی خریدے جائیں اور انہیں یہ ذمہ داری سونپی جائے۔

۴۔ قرآنی احکام یعنی شریعت اسلامیہ پر برملا تنقید کی جائے اور انہیں غیر انسانی اور ظالمانہ کہا جائے تاکہ مسلمان یہود و نصاریٰ کے مطلوبہ مادر پدر آزاد معاشرتی سانچے میں ڈھل جائیں۔

۵۔ مذہب کے نام پر قتل غارت گری کرائی جائے۔ مذہب بیزار معاشرہ قائم کر کے دینی جماعتوں، دینی مدارس اور دینی قیادت کو بدنام کیا جائے اور عوام میں ان کی گرفت کمزور کی جائے۔ اور ساتھ ہی دینی قیادت کو بھی ختم کر دیا جائے۔

۶۔ رواداری کے نام پر تمام اسلام دشمن قوتوں، قادیانیوں، عیسائیوں اور رافضیوں کی مکمل سرپرستی اور حفاظت کی جائے۔ اور ان قوتوں کو "نیو ورلڈ آرڈر" کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جائے۔

سخت نادانی ہو گی اگر ہمارے حکمران یہ سمجھ لیں کہ وہ اس ایجنڈے پر عمل کر کے کوئی دائمی یا پائیدار کامیابی حاصل کر لیں گے۔ انہیں یقیناً بہت مایوسی ہو گی (ان شاء اللہ)......البتہ علماء کرام، دینی جماعتوں کے کارکنوں اور رہنماؤں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے سخت آزمائش ہے اور انہیں بہرحال اس آزمائش سے نکلنا ہے۔ جمہوریت کے ذریعہ سے نہیں، جہاد کے ذریعہ سے۔ انقلاب کے ذریعہ سے۔